130

تار کا پتہ
الفضل قادیان بٹالہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قیمت فی پرچہ ۱ر

THE ALFAZL QADIAN

اخبار
الفضل
ہفتہ میں دوبار
قادیان

ایڈیٹر :- غلام نبی ❊ اسسٹنٹ :- مہر محمد خان،

نمبر ۲۲	مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۲۳ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۶ صفر ۱۳۴۲ھ	جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

۱۴ تاریخ بعد نماز عصر تیسری سہ ماہی کا دوسرا وفد علاقہ ارتداد کو روانہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ معہ کثیر مجمع کے قصبہ سے باہر تک الوداع کرنے کے لئے تشریف لیگئے۔ حضور نے مختصر سی تقریر بھی فرمائی ❊

حضرت قاضی امیر حسین صاحب بعارضہ بواسیر بہت علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ اگر کسی صاحب کو کوئی مجرب علاج معلوم ہو۔ تو اس سے اطلاع دیں۔

جناب حافظ روشن علی صاحب معہ ایک طالب علم ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ جہاں آریہ سماج کا جلسہ ہے۔ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تبلیغی دورہ سے واپس آگئے ہیں ❊

خونِ ناحق
شُدھی کے خطرناک نتائج
ایک مسلم خاتون اسلام پر قربان ہوگئی

جناب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم انسپکٹر احمدی مجاہدین ضلع فرخ آباد حسب ذیل دردناک اور روح فرسا اطلاع بھیجتے ہیں:-

۱۰ ستمبر کو ضلع فرخ آباد میں ایک شخص مسمی نور خان نے مندرجہ ذیل درخواست ڈپٹی کلکٹر صاحب کی خدمت میں پیش کی۔

جناب عالی! عرض یہ ہے کہ میری لڑکی مسماۃ بسم اللہ موضع بھرٹا تحصیل چھپرا شو میں مسمی شہزادے کے ساتھ بیاہی ہوئی تھی۔ مجھے کل یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ چونکہ میری لڑکی نے شدھی ہونے سے انکار کیا اس لئے اس کو لاٹھیوں سے مار مار کر مار دیا گیا۔ تب میں بھرٹا گیا۔ وہاں میں نے اس کی قبر دیکھی۔ میں درخواست

کرتا ہوں کہ اسکی لاش نکلوا کر معائنہ ڈاکٹری کرایا جائے اور تحقیقات کی جائے۔

فدوی نور خان ساکن لدھ واحد پور متصل فرخ آباد

اس درخواست پر کلکٹر صاحب بہادر کو اطلاع کی گئی صاحب بہادر نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو حکم دیا کہ فوراً تحقیقات کی جائے۔ اور لاش نکلوا کر یہاں فتح گڑھ میں لائی جا کر معائنہ کرایا جائے۔ یہ درخواست چار بجکر بیس منٹ پر حکام کے پاس پہنچ چکی تھی مگر معلوم نہیں کہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو کیوں اتنی دیر لگ گئی کہ دوسرے دن ۱۱ ستمبر کو لاش نکلوانے موضع بھرٹا میں گئے۔

(اتنا بتاتا ہوں کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس ہندو ہیں)

آج ۱۲ر تاریخ ہے۔ ابھی تک لاش ہسپتال میں نہیں پہنچی۔ اس دردناک واقعہ کا چرچا اس علاقہ میں چاروں طرف ہو رہا ہے۔ حالات جو اب تک معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ہیں:۔ کہ موضع بھرٹا میں ۹ ستمبر اشدھی کی تاریخ مقرر تھی۔ اس عورت کو جس کی عمر بیس سال کی تھی۔ مجبور کیا گیا کہ تو بھی اشدھ ہو جا۔ مگر اس نے انکار کیا۔ اس پر اس عورت کو ڈرایا۔ دھمکایا۔ مگر اس بہادر عورت نے اشدھی کو موت سے بدتر سمجھا۔ اس لئے بعض کہتے ہیں کہ خود افیون کھا کر مر گئی۔ دیگر بعض کہتے ہیں کہ لاٹھیوں سے مار مار کر مار ڈالا۔ بہر حال کچھ بھی ہو۔ بہادر مسلم عورت اسلام پر قربان ہو گئی اور اشدھی پر لعنت بھیجی۔

اس ہولناک واقعہ پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے اس عورت کے دو بچے ایک نو ماہ کا ایک اڑھائی سال کا ہے۔ ناظرین مزید حالات کے منتظر رہیں۔

اس واقعہ سے ہر ایک مسلمان کے دل پر چوٹ لگیگی۔ وہ ظاہر ہے۔ چونکہ اس کی تحقیقات حکام کے سپرد ہو چکی ہے۔ اسلئے تا وقتیکہ تحقیقات کا کوئی نتیجہ نہ نکلے۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ امید ہے کہ ماسٹر محمد شفیع صاحب مفصل حالات سے اطلاع دیتے رہیں گے۔

علاقہ ارتداد میں احمدی مبلغین

تیسری سہ ماہی کا دوسرا وفد

اس وفد میں نمبر ۱ تا ۲۲ کے اصحاب قادیان سے روانہ ہوئے ہیں۔ اور باقی براہ راست آگرہ پہنچیں گے۔

(۱) میاں بشیر محمد صاحب سیدوالہ شیخوپورہ (۲) شیخ محمد حسین صاحب انسپکٹر ہیڈ کلرک خانجات امرتسر (۳) میاں محمد عبد اللہ صاحب سہارنپور (۴) میاں میراں بخش صاحب گوجرانوالہ (۵) میاں رحیم بخش صاحب سنور ریاست پٹیالہ (۶) میاں فضل دین صاحب قادیان (۷) میاں اکبر علی صاحب کلرک راولپنڈی (۸) چودھری حاکم علی صاحب قادیان۔ (۹) منشی یوسف علی صاحب سرگودھا (۱۰) منشی محمد عبد الرحمن صاحب کاتب قادیان (۱۱) میاں عبد الرحیم صاحب دکاندار (۱۲) میاں بشیر محمد صاحب دکاندار قادیان (۱۳) میاں نور الدین صاحب ملازم لنگر خانہ۔ قادیان۔ (۱۴) منشی عبد الرحمن صاحب کلرک ریویو آف ریلیجنز اردو قادیان (۱۵) میر مہدی حسین صاحب قادیان (۱۶) سید عبد الصمد صاحب ولد سید عزیز الرحمن صاحب قادیان (۱۷) منشی دین محمد صاحب قادیان۔ (۱۸) میاں شاہدین صاحب قادیان (۱۹) میاں عبد العزیز صاحب چپراسی تالیف و اشاعت قادیان (۲۰) میاں مددخان صاحب قادیان (۲۱) مولوی قطب الدین صاحب حکیم۔ قادیان (۲۲) میاں نظام الدین صاحب سامانہ (۲۳) بابو روشن دین صاحب سیالکوٹ (۲۴) شیخ محمد سلیمان صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ (۲۵) میاں مہر علی شاہ صاحب ملوہ۔ لدھیانہ (۲۶) میاں حشمت علی صاحب سامانہ (پٹیالہ) (۲۷) میاں فضل محمد خان صاحب ملٹری فنانس شملہ (۲۸) سید ارادت حسین صاحب مونگھیر (۲۹) میاں محمد فاضل صاحب سب اوورسیر فیروز پور (۳۰) میاں غلام غوث صاحب بھنگالہ (ہوشیارپور) (۳۱) میاں عبد الحکیم صاحب شملہ (۳۲) ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ۔ میرٹھ (۳۳) میاں نبی بخش صاحب محمود پور اکاڑہ (منٹگمری) (۳۴) حاجی اللہ بخش صاحب فیروز پور (۳۵) میاں محمد اسمٰعیل صاحب فیروز پور (۳۶) میاں محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹ (۳۷) میاں یعقوب خان صاحب دہلی

اخبار احمدیہ

ولادت

ذاتی معاملات کا ذکر اخبار میں کرنے کے متعلق ایڈیٹر کا حق میرے نزدیک دوسروں کی نسبت زیادہ نہیں ہوتا۔ اور اس میں بھی قلم کا اپنے ہاتھ میں ہونا حجاب کا باعث ہو جاتا ہے۔ اسی لئے میں نے اپنی لڑکی کی ولادت کا ذکر اخبار میں نہیں کیا تھا۔ لیکن چونکہ یہ ولادت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص دعا کا نتیجہ ہے۔ اسلئے بعض احباب کی تحریک سے تحدیث بالنعمت کے طور پر یہ چند الفاظ لکھ رہا ہوں۔

گذشتہ سال میں نے ایک خط سے متاثر ہو کر جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک صاحب کو دعا کی درخواست کرنے کی حکمت پر لکھا تھا اور میرے پاس اخبار میں درج کرنے کے لئے پہنچا تھا۔ اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ اس سے قبل میں نے کبھی اس مقصد کے لئے درخواست نہ کی تھی۔ حالانکہ اور امور کے متعلق وقتاً فوقتاً کرتا رہتا تھا۔ ... کی ۲۳ر تاریخ شادی سے قریباً دس سال بعد خدا تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی۔

الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے کنیز احمد نام رکھتے ہوئے یہ دعا فرمائی:۔ "اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور آئندہ فضلوں کا پیش خیمہ بنائے" احباب بھی دعا فرماویں۔

خاکسار غلام نبی ایڈیٹر الفضل۔

اعلان نکاح

محمد عبد اللہ ولد مولوی رحیم بخش صاحب احمدی سکنہ تلونڈی جھنگلاں کا نکاح بی بی [illegible] بنت عبد الرحیم عرف (بولا) احمدی سکنہ بھاگی ننگل سے مبلغ پانسو روپیہ مہر پر بعد نماز جمعہ مورخہ ۱۷ر اگست ۱۹۲۳ء کو ہوا۔

(۲) مورخہ ۴ر ستمبر ۱۹۲۳ء کو مولانا سید سرور شاہ صاحب نے میر مرید احمد خان صاحب فارسٹ افسر ریاست خیرپور [illegible] کا نکاح بعوض پندرہ سو روپیہ مہر سماۃ ممتاز بیگم دختر ولایت شاہ صاحب احمدی تاربابو نہر جنڈیالہ ضلع [illegible] سے ساتھ پڑھکر اعلان فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۸ ستمبر ۱۹۲۳ء

کہاں ہیں مسلمان لیڈر؟

آگرہ اور سہارنپور کے افسوسناک فسادات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہندو صاحبان مالوی جی اور شردھانند جی کی راہنمائی میں مسلمانوں کے لئے کس قدر خطرناک اور نقصان رساں ثابت ہو رہے ہیں۔ ان دونوں مقامات پر فساد کے بانی ہندو تھے۔ جو پہلے سے پورے طور پر تیاری کر چکے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمان بہت زیادہ ہلاک اور قتل ہوئے۔ اور بہت زیادہ زخمی پائے گئے اور مالی لحاظ سے بھی مسلمانوں کا بہت سا نقصان ہوا۔ لیکن ہندو اخبارات اور ہندو لیڈروں نے واقعات اور حالات کو بگاڑنے اور سارا الزام مسلمانوں پر لگانے میں آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ اب مسلمان ہی زیادہ گرفتار بھی ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار کیسری سہارنپور کے متعلق (۷ ستمبر) لکھتا ہے:۔

"گرفتاریاں سرگرمی سے ہو رہی ہیں۔ اب تک ۲۲۵ کے قریب گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ گرفتار شدگان میں قریب سب کے سب مسلمان ہیں"۔

کوئی تعجب نہیں۔ اگر حکام کے سامنے صحیح اور اصل واقعات نہ پیش ہوئے تو مسلمان ہی کثرت سے سزا بھی پا جائیں۔

ایسے دردناک حالات میں مسلمان لیڈر نہ معلوم کس خواب غفلت میں پڑے ہیں۔ مہاشہ شردھانند لالہ دنی چند وکیل انبالہ اور دیگر بہت سے سرکردہ ہندو لیڈر بذات خود سہارنپور پہنچکر ہندوؤں کو ہر قسم کی تسلی اور اطمینان دلانے کے ساتھ ہی مسلمانوں کو گستاخی اور گردن زدنی بھی قرار دے چکے ہیں۔ اور اپنے طویل طویل بیانات آریہ اخبارات میں شائع کرا رہے ہیں۔ جنہیں مسلمانوں پر ہر قسم کے الزام لگانے کے علاوہ سہارنپور کے ایک آدھ مسلمان حاکم کو بھی پورے زور کے ساتھ بدنام کر رہے ہیں۔ اور ان کی برخاستگی یا کم از کم تبادلہ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ لیکن اس وقت تک کسی ایک بھی مسلمان لیڈر کو سہارنپور پہنچ جانے کی توفیق نہیں ملی کسی کو اتنا بھی تو خیال نہیں آیا کہ سہارنپور کے تباہ حال مسلمانوں کی حالت کو دیکھے۔ ان کے غمزدہ دلوں کو تسلی اور اطمینان دلائے۔ اور اپنے عزیزوں کے مرنے اور زخمی ہونے کے بعد اب وہ جن مصائب اور آلام کے ہدف بنائے جا رہے ہیں۔ ان میں ان کی مدد کرے۔

جناب محمد علی صاحب اگرچہ رہائی کے بعد اپنی بیٹی کی سخت علالت کی وجہ سے کسی پبلک کام میں حصہ نہیں لے سکے۔ تاہم انہوں نے اپنا کام یہ بتا لیا ہے کہ میں جیل خانہ سے نکلکر مہاتما گاندھی کے جیلخانہ کی چابی تلاش کر رہا ہوں۔ جناب ڈاکٹر کچلو صاحب نے بھی یہی کہا ہے کہ میرا سب سے بڑا مقصد "مہاتما جی" کو جیلخانہ سے آزاد کرانا ہے۔ اور تو اور مولوی حسین احمد صاحب جو طبقہ علماء سے تعلق رکھتے ہیں۔ انھوں نے بھی جیل سے چھوٹ کر یہی کیا ہے۔ یہ تو ان اصحاب کا حال ہے۔ جن سے مسلمان بڑی بڑی امیدیں لگائے بیٹھے تھے۔ اور جن کی رہائی کا بڑی بیتابی سے انتظار کر رہے تھے۔ کہ وہ جیلخانہ سے نکلکر ان کو مصیبت زدہ حالت سے نکالینگے۔ باقی رہے حکیم اجمل خان صاحب۔ ڈاکٹر انصاری صاحب اور مولوی ابوالکلام صاحب آزاد وغیرہ۔ وہ شروع سے ہی ہندوؤں کی مسلمانوں پر دست درازیاں ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اور دیکھ رہے ہیں کہ بڑے بڑے ہندو لیڈر کس طرح ہندوؤں کی ان کارروائیوں کے محرک اور پشت پناہ بنے ہوئے ہیں۔ مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ گویا انہیں خبر ہی نہیں کہ مسلمانوں پر کیسے کیسے مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ اور ان کیلئے کس طرح زندگی دوبھر بنائی جا رہی ہے۔ ہر ایک وہ شخص جو ذرا بھی غور و فکر سے کام لے۔ معلوم کر سکتا ہے۔ کہ اس سے زیادہ نازک وقت مسلمانان ہند پر کبھی نہیں آیا۔ ملک کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک کے تمام ہندو خواہ وہ امیر ہوں یا غریب دوکاندار ہوں یا ملازم۔ لیڈر ہوں یا سادھو۔ مسلمانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ ہر جگہ اور ہر حصہ ملک میں مذہبی اور سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی نہایت سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔ ملکانوں کو مرتد کرنے کے علاوہ مسلمانوں کی دیگر جاہل اور مفلس اقوام کو بھی اپنے پھندے میں پھنسانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ دوسری طرف سنگھٹن اور مہابیر دل کے نام سے مشق ستم کیشی کی نہ صرف تیاریاں کر رہے ہیں۔ بلکہ کئی مقامات پر اس کا ثبوت بھی دے چکے ہیں۔ اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ حکام کی نظروں میں مسلمانوں کو مفسد۔ فتنہ انگیز۔ باغی وغیرہ قرار دینے کے لئے تمام ذرائع استعمال کر رہے ہیں۔ اخبارات کے صفحوں کے صفحے اسی غرض کے لئے وقف ہو چکے ہیں۔ اور بڑے بڑے قومیت کے مدعی اور اتحاد کے دعویدار ہندو لیڈر اپنا سارا زور قلم مسلمانوں کو مجرم ثابت کرنے کے لئے صرف کر رہے ہیں۔

اس کے مقابلہ میں مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمانوں کا کوئی پرسان حال نہیں۔ لٹنے اور پٹنے بلکہ قتل ہونے والے مسلمانوں کا کوئی خبر گیراں نہیں۔ کسی میں اتنی بھی ہمت نہیں کہ تباہ حال مسلمانوں کی دردناک حالت ذمہ دار حکام کے گوش گذار کرے اور انہیں صحیح نتائج پر پہنچنے میں مدد دے۔ ایسی حالت میں بھی مسلمان لیڈر اپنے لیکچروں اپنی ملاقاتوں اور اپنی گفتگوؤں میں اتحاد و اتفاق کا دلکش ترانہ گا رہے ہیں۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتے کہ ہندوؤں کے ماتھے پر بل پڑے۔ خواہ مسلمان نیست و نابود ہو جائیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ ہندوؤں کو ان کی طرف سے کوئی شکایت پیدا ہو۔ خواہ مسلمان اپنی قسمت پر

رہے ہیں۔ انہیں یہ گوارا نہیں کہ ہندوؤں کی الفت اور محبت کو اپنے دلوں میں جگہ دیں۔ خواہ مسلمانوں کی ہمدردی کے لئے ان کے دل کے کسی گوشہ میں کوئی گنجائش نہ رہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کو تختہ ظلم و ستم بنتا دیکھ رہے ہیں۔ اور لب تک نہیں ہلاتے۔ لالہ لاجپت جیسا شخص جسے مسلمان اپنے سر آنکھوں پر بٹھائے ہوئے ہیں۔ اور ان کی رہائی پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ اگر اپنی بیماری کی وجہ سے بذات خود سہارنپور پہنچکر ہندوؤں کی امداد کرنے سے معذور ہے۔ تو اپنی جیب خاص سے دو ہزار روپیہ نقد دے کر بھائی پرمانند جی کو سہارنپور روانہ کر دیتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی حسب ذیل الفاظ میں اپنی معذرت ظاہر کرتا ہے۔ کہ اگر میں بیمار نہ ہوتا تو سہارنپور کے ہندوؤں کے آنسو اپنے ہاتھوں سے پونچھتا۔ پھر متعدد مقامات سے ہندوؤں کے سرکردہ اصحاب سہارنپور پہنچکر ہندوؤں کی ہر طرح مدد کر رہے ہیں۔ لیکن کسی مسلمان لیڈر کے منہ سے ایک لفظ بھی مسلمانوں کی ہمدردی میں نہیں نکلا۔ بیچارے مالابار کے موپلوں پر بغیر اصل حالات معلوم کئے لعنت ملامت کرنے کے لئے سب تیار ہو گئے تھے اور ان کے خلاف سخت سے سخت الفاظ استعمال کئے گئے تھے۔ فسادات ملتان میں وہاں کے مسلمانوں کو برا بھلا کہنے کے لئے ان کی زبانیں کھل گئی تھیں۔ مگر اس وقت تک کسی ایک جگہ کے مظلوم مسلمانوں کے متعلق انہوں نے ہمدردی کا ایک کلمہ تک نہیں کہا۔ اس سے بڑھ کر مسلمانوں کی بدقسمتی کیا ہو سکتی ہے

اس وقت ضرورت ہے کہ اگر مسلمان لیڈر اپنی نفسانی اور ذاتی اغراض کی وجہ سے یا بزدلی اور عدم جرأت کے باعث اس اڑے وقت میں مسلمانوں کی راہ نمائی اور مدد کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان کے قلوب میں اپنے مسلمان بھائیوں کے مصائب اور آلام کو دیکھ کر درد پیدا نہیں ہوتا۔ اور وہ مصیبت زدہ مسلمانوں کی خبر گیری کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہیں۔ تو ان سے ہر یا غفلت کیا جائے۔ کہ وہ لیڈر کس کام کے ہیں کیوں مسلمان ان کی باتوں کو مانیں۔ اور کس لئے ان کے پیچھے چلیں۔ ایسے لوگوں کو لیڈر بنانا جو مشکل کے وقت میں کام نہ آئیں۔ اور مصیبت کی حالت میں پیچھ دکھائیں۔ اپنے آپ کو ہلاکت اور تباہی کے گڑھے میں گرانا ہے۔

کاش! مسلمان لیڈر مسلمانوں کی خبر گیری کی طرف متوجہ ہوں۔ اور سب کاموں سے مقدم مسلمانوں کی دینی اور دنیوی حفاظت اور استحکام کو قرار دیں۔ ورنہ اگر انکی طرف سے اسی طرح غفلت جاری رہی۔ جس طرح اب تک ہے۔ تو نہ صرف مسلمانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچیگا بلکہ ان کی لیڈری بھی کافور ہو جائیگی۔ اور کوئی انہیں پوچھنے والا نہ ہو گا ؛

راجپوت دیویاں اور مسلمان حکمران

مغل بادشاہان ہند پر ہندو صاحبان جہاں اور کئی قسم کے غلط اور بیہودہ الزام لگاتے ہیں۔ وہاں یہ بھی کہتے ہیں کہ مسلمان بادشاہ ہندو عورتوں کو زبردستی اپنی بیویاں بنا لیتے تھے۔ اس الزام کو ان دنوں فتنہ پرداز لیڈر ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے اور اشتعال دلانے کے لئے بڑے زور شور سے "ہندو دیویوں کی عصمت دری" کا نام دے رہے ہیں۔ لیکن حقیقت کیا ہے۔ اس کا کسی قدر پتہ اخبار "ملاپ" (۲۳ اگست) کے ان الفاظ سے لگ سکتا ہے جو "اورنگ زیب کے پُر اسرار حالات تاریخ کی روشنی میں" کے عنوان سے ایک لمبے مضمون میں شایع ہوئے ہیں۔ حرم شاہی کی ایک نو مسلمہ راجپوت بیگم ایک ہندو راجہ کو مخاطب کر کے کہتی ہے :-

"آج دھرم پر اتنا اترانے لگے۔ کیا وہ وقت یاد نہیں۔ جب راجپوتی پر فخر کرنیوالے ہندو راجے عہدہ جات۔ مراتبات اور خطابات کے زعم میں ہم ابلا بہن بیٹیوں کو مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے شاہی محلات میں بھیجدیتے ہیں"

یہ بیان جو ایک ہندو کے قلم سے ایک متعصب آریہ اخبار نے شایع کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ مسلمان حکمران ہندو دیویوں کو زبردستی اپنے محلات میں داخل نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ہندو راجے مہاراجے خود اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو بادشاہوں کی نذر کیا کرتے تھے۔ اور اُسے اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔ اور یہ مسلمان شہنشاہوں کی فراخ دلی تھی کہ ہندو عورتوں کو اپنی زوجیت میں قبول کر کے بیگمات بنا لیتے تھے ؛

اس سے ان گہرے تعلقات کا بھی ثبوت ملتا ہے جو مسلمان حکمرانوں اور ہندو راجوں مہاراجوں میں تھے ؛

مسلمان والیان ریاست کے خلاف ہندو اخبارات کا شور

ظاہر ہے۔ کہ فتنہ ارتداد جو ہندو راجوں مہاراجوں کے بل بوتے پر چل رہا ہے۔ اور جس کو بڑے بڑے ہندو راجے علانیہ ہر قسم کی مدد دے رہے ہیں۔ اسکی روک تھام میں اس وقت تک کسی مسلمان حکمران نے لب کشائی تک نہیں کی۔ حالانکہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے اُن ہستیوں کا جن کو خدا تعالیٰ نے مال و دولت۔ اثر و رسوخ دیا تھا۔ فرض تھا۔ کہ اگر اشاعت اسلام کے لئے تیار نہیں۔ تو مسلمانوں کو ارتداد کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کا سامان کرتے۔ لیکن انھوں نے تا حال اتنا بھی نہیں کیا۔ جتنا کسی غریب سے غریب اسلام کا درد رکھنے والے مسلمان نے کیا ہے۔ باوجود اس کے آریہ اخبارات مسلمان والیان ریاست کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور خواہ مخواہ ان کی طرف ایسی باتیں منسوب کر کے جنمیں کچھ بھی صداقت نہیں۔ ہندو راجوں کو جو پہلے ہی ارتداد میں کافی حصہ لے رہے ہیں۔ اور زیادہ تحریص دلا رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "ملاپ" (۹ ستمبر) لکھتا ہے :-

"اب ایک نئی آفت شروع ہوئی ہے۔ نظام حیدرآباد نے اکیلے مالابار ہی کے اندر تبلیغ اسلام کے لئے نصف لاکھ روپیہ دیدیا ہے۔ بیگم بھوپال نے بھی اسی کے لگ بھگ رقم دی ہو گی"

اسی طرح اخبار "الشیا" (۱۰ ستمبر) لکھتا ہے :-

"یہ خبر جو کئی روز سے گرم تھی۔ کہ حضور نظام دکن

132

نے تبلیغ اسلام کے لئے ایک کروڑ روپیہ دیا ہے" بہت حد تک درست نکلی - ایک کروڑ تو نہیں لیکن پچاس لاکھ روپیہ انھوں نے اور قریباً اسی قدر روپیہ بیگم بھوپال نے اس غرض سے دیا ہے - کہ اس گراں قدر رقم کو ہندوستان کے بعض حصوں اور خصوصاً صوبہ مدراس میں اشاعت اسلام کے لئے خرچ کیا جائے"۔ یہ جو کچھ لکھا گیا ہے - کاش صحیح ہوتا - لیکن افسوس کہ اس میں کچھ بھی صداقت نہیں ہے - اور آریہ بھی اس بات کو جانتے ہیں - لیکن وہ شور و شر اس لئے مچا رہے ہیں - کہ مسلمان والیان ریاست کو اس فرض کی طرف متوجہ ہی نہ ہونے دیں -

اصل معہ سود واپس

"اصل معہ سود واپس" یہ ایک خاص فقرہ ہے جسے آریہ اخبارات بڑے فخر اور خوشی سے ایسے موقع پر استعمال کرتے ہیں - جب کوئی ہندو دیوی مسلمان ہو جائے - اور پھر اپنے مسلمان پتی سمیت ویدک دھرم کی شرن میں آجائے - چنانچہ "پرتاپ" (۱۲ ستمبر) لکھتا ہے:-

"شریمتی کرشن ونتی جو کہ پنجاب کے ایک کھتری خاندان کی بیوہ تھی - جو عرصہ ایک سال سے ایک شخص مسمی غلام قادر کے ساتھ مسلمان ہو گئی تھی - اور جس کو مولوی غلام قادر صاحب تبلیغ کے کام کے لئے علاقہ شدھی میں لیکر آئے تھے - ان دونوں یعنی شریمتی کرشنا ونتی نے معہ غلام قادر کے آریہ سماج سے شدھی کی پرارتھنا کی - جن کو ۹ ستمبر کو آریہ سماج مندر میں پنڈت دینا ناتھ امرتسری نے شدھ کیا غلام قادر کا نام ودیا ساگر رکھا گیا حاضرین کو مٹھائی تقسیم کرائی گئی - اصل معہ سود کو واپس لانے میں سردار گوردیال سنگھ لدھانوی کی کوشش کا ثمر ہے"

ہندو قوم کو جو سودی لین دین میں بڑی مشاق ہے یہ کاروبار مبارک ہو - مگر سوال یہ ہے کہ کیا جس طرح ہندو دھرم نے نقد روپیہ سود پر دینا اور پھر اس اصل کو معہ سود واپس لینا جائز قرار دیا ہے اسی طرح ہندو عورتوں کو "اصل" ٹھہرا کر ان پر غیر مذہب کے مردوں کو سود کے طور پر حاصل کرنا بھی روا رکھا ہے؟

اس قسم کے فقرات سے جہاں ہندوؤں کی اخلاقی حالت کا اندازہ ہو سکتا ہے - وہاں مسلمانوں کے لئے بھی شرم کا مقام ہے کہ ان میں سے بعض لوگ "مجسم سود" بن کر ہلاکت میں گر رہے ہیں - اگر ہندو دیویاں اسی مقصد اور مدعا کو لے کر مسلمان ہوتی ہوں کہ "اصل معہ سود واپس" لائیں - اور ہندوؤں کو فخریہ اس قسم کا اعلان کرنے کا موقعہ ملے - تو اور بات ہے - لیکن اگر ایسا نہیں ہے - تو حیف ہے ان لوگوں پر جو نہ صرف مسلمان ہونے والی ہندو دیویوں کو مرتد ہونے دیتے ہیں بلکہ خود بھی مرتد ہو جاتے ہیں - اس کی وجہ ان کی اسلام سے ناواقفیت اور بیگانگت ہے -

مولوی عبدالباری صاحب کی پشیمانی

اخبار بین اصحاب خوب جانتے ہیں - کہ ہندو مسلم اتحاد کا غلغلہ بلند کرنے والوں میں ایک جناب مولوی عبدالباری صاحب فرنگی محلی بھی تھے - انہوں نے اس کے لئے اپنا پورا زور اور ساری قوت صرف کر دی - اور جہاں کھلے الفاظ میں یہ اعلان کر دیا کہ میں بس [illegible] گاندھی ہوں - وہاں علما [illegible] اختیار کیا - کہ گاندھی جی کے ارشاد کی تعمیل میں چرخہ چلانا شروع کر دیا اور کہدیا کہ اسی ذریعہ سے کامیابی حاصل ہوگی - لیکن جب ہندوؤں نے مسلمانوں کی تخریب کی کوششیں شروع کیں - تو مولوی صاحب غالباً اس خلاف توقع امر سے حیران و ششدر ہو کر گوشہ گمنامی میں داخل ہو گئے - اور کچھ عرصہ تک بالکل خاموش رہے - اب انھوں نے کچھ کچھ بولنا شروع کیا ہے - چنانچہ وہ اپنے ایک تازہ اعلان بنام مسلمانان ہند میں فرماتے ہیں:-

"میں ہندو مسلم اتحاد کا سخت مخالف تھا - مجھے یقین تھا - اور ہے - کہ جب تک ہندو مسلمانوں کے علاوہ تیسری قوم یہاں حکمران ہے - اور اس کی حکمرانی بحال رہنے کا خیال ہے - اس وقت تک کبھی مسلمانوں کو ہندوؤں سے فائدہ نہیں ہو سکتا - ہندو ہمیشہ غالب رہینگے - اگر مسلمانوں سے قوت عالیہ مخالف ہو - ہندوؤں نے مسلمانوں کو ہمیشہ آلہ کار بنایا - فتنہ ۱۸۵۷ء کے نتائج آپ کو معلوم ہیں - مجھے کسی شہادت کی ضرورت نہیں - میرے لئے صرف اسی قدر کافی ہے کہ جس قوت سے مقابلہ کیا گیا تھا - اس کی موالات اور تائید میں ہندوؤں نے پیش قدمی کی اور اسی کا ثمرہ ہے - کہ ہر شعبہ میں حکومت کے وہ پیش پیش ہیں .... ہندو اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کے لئے اس وقت سے بہتر اپنے فوائد حاصل کرنے کے لئے کوئی دوسرا وقت نہیں ہو سکتا - ملک میں کثرت ان کی ہے ایک طرف سیاسی جماعت ہمارے سیاست دان افراد کو ہضم کر رہی ہے - اور دوسری طرف آریہ لوگ مذہبی رنگ میں ہمارے بھائیوں کو جذب کر رہے ہیں" "ہم نے اتحاد کے لئے وہ کچھ کیا - جو ہمیں کرنا نہیں چاہیئے تھا"

یہ اعلان تو طویل ہے - مگر اس کے [illegible] پیش نے چلے ہیں - جن ظاہر ہے کہ مولوی عبدالباری صاحب اپنی پہلی روش پر سخت پشیمان ہیں - کیا وہ اپنے مرید خاص مسٹر محمد علی کو بھی اس خطرہ سے آگاہ فرمائینگے؟ جو جیل سے نکلتے ہی ہندو مسلم اتحاد پر زور دے رہے ہیں - حالانکہ اس بناوٹی اور ذہنی اتحاد نے مسلمانوں کو اس قدر نقصان پہنچایا ہے کہ خود مولوی صاحب جیسے اتحاد کے فیدائی بھی بد دل ہو چکے ہیں - اگر مسلمان لیڈر صرف باتیں بنانے اور ہندوؤں کو منانے میں لگے رہے تو مسلمانوں کی تباہی اور بربادی انتہا کو پہنچ جائیگی؟

مکتوبات امام علیہ السلام

(مرسلہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔اے افسر ڈاک)

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں یہ سوال عرض کئے۔ (۱) رسالت اور نبوت میں کیا فرق ہے۔ (۲) خاتم النبیین کے متعلق (۳) اسمہ احمد کے متعلق۔ حضور نے بالترتیب ان کے حسب ذیل جواب لکھوائے۔

رسول اور نبی میں فرق

حضور نے فرمایا۔ رسول اور نبی میں فرق کرنا بھی ہو اور نہیں بھی کرنا۔ نہیں تو اس لئے کہ جس لحاظ سے لوگ فرق کرتے ہیں۔ یعنی وہ کہتے ہیں کہ ایسا ممکن ہے۔ کہ ایک شخص رسول ہو۔ اور نبی نہ ہو۔ یا نبی ہو اور رسول نہ ہو۔ مگر میرے نزدیک یہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص رسول ہو۔ اور نبی نہ ہو۔ کیونکہ ایسا فرق قرآن کریم کی کسی آیت سے ثابت نہیں ہوتا۔ ہاں ایک فرق جو انہی الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور لغت اسپر شہادت دیتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے بشیر اور نذیر ہو کر آنے والے انسان کا وہ تعلق جو بندوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے اس کا نام نب[illegible]تا ہے یعنی وہ کثرت سے امور غیبیہ کی لوگوں کو خبر دیتا ہے اور چونکہ وہ لوگوں کو خبر دیتا ہے۔ خدا کو نہیں۔ اس سے تو خبریں پاتا ہے۔ اس لئے وہ نبی ہے۔ بلحاظ اس تعلق کے جو بنی نوع انسان سے اسکو حاصل ہے۔ اور رسول اس کا نام اس تعلق کی وجہ سے رکھا جاتا ہے جو اسے خدا کی ذات سے ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے بھیجا جاتا ہے۔ پس ایک ہی شخص کا نام رسول بھی اور نبی بھی ہوتا ہے۔ رسول اس لحاظ سے کہ اللہ اسکو بھیجتا ہے۔ اور نبی اس کا نام اس لحاظ سے کہ وہ خدا کی بتائی ہوئی خبر لوگوں کو بتاتا ہے۔ پس کوئی نبی ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو رسول نہ ہو۔ کیونکہ اگر خدا نے اس کو نہیں بھیجا۔ تو لوگوں کو وہ غیب کی خبریں کیونکر سنا سکتا ہے۔ اور کوئی رسول ایسا نہیں ہو سکتا جو نبی نہ ہو۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں۔ کہ کوئی شخص بھیجا جائے اور اس کا کوئی کام نہ ہو۔ پس ہر ایک بشیر و نذیر رسول ہے۔ اور ہر بشیر و نذیر نبی ہے۔ قرآن کریم میں سوائے اس کے کوئی فرق نہیں۔ جو بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ فرق ان الفاظ سے ہی ظاہر ہے اور اسپر لغت شاہد ہے۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ کسی جگہ قرآن کریم میں رسول کا لفظ کیوں لکھا ہے۔ اور نبی کا کیوں نہیں تو یہ ایسا ہی اعتراض ہوگا۔ جیسے کوئی کہدے کہ قرآن کریم میں چونکہ اکثر احکامات مردوں کو مخاطب کرکے دئے گئے ہیں۔ اس لئے معلوم ہوا کہ عورتیں ان میں شامل نہیں ہیں بات یہ ہے۔ کلام کا طریق یہی ہوتا ہے۔ کہ ایسا لفظ استعمال کرلیا جاتا ہے۔ جس سے عام مفہوم مستلزم ہو پس عام طور پر جب رسول کا لفظ بولا جائیگا۔ تو اس سے مراد نبی ہوگی۔ اور اگر نبی کا لفظ بولا جائیگا۔ تو اس سے رسول مراد ہو جائیگی۔ مگر کوئی موقعہ ایسا ہوتا ہے۔ جس جگہ پر اطناب کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ موقع خصوصیت سے ایسی جگہوں پر ہوتا ہے۔ جس جگہ پر یا تو اظہار محبت یا زور دینا مطلوب ہو۔ یا ان پہلوؤں پر روشنی ڈالنا منظور ہو۔ جن پر لفظ نبی یا رسول کے معنی روشنی ڈالتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر قرآن کریم دونوں کو جمع کر دیتا ہے۔ تاکہ اس[illegible] پہلو کو دبا کر اظہار کے پہلو کو نمایاں کر دے۔

خاتم النبیین میں نبی کا لفظ

باقی رہا یہ سوال کہ خاتم النبیین میں رسول کا لفظ کیوں نہیں استعمال کیا گیا۔ اسکا جواب آ ہی چکا ہے۔ اگر رسل کا لفظ ہوتا تو یہ سوال ہوتا۔ کہ نبی کا کیوں نہیں آیا۔ مگر اس میں ایک حکمت بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ یہاں ابوت کے متعلق ذکر ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوت کا ذکر ہے۔ اور ابوت اسی تعلق کا نام ہے۔ جو بندوں اور رسول کے درمیان ہوتا ہے۔ نہ اس تعلق کے متعلق کہ جو رسول کا اللہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ پس نفی ابنیت کرکے خاتم النبیین کے لفظ سے یہ بتلایا ہے کہ روحانی طور پر اس کی نسل قائم ہوگی۔ یہ تمام ایسے انسانوں سے طاقت میں بڑھا ہوا ہے۔ جنہوں نے کبھی کوئی روحانی اولاد پیدا کی ہے۔ پس اس جگہ خاتم النبیین کے الفاظ ہی استعمال کرنے ضروری تھے۔

اِسْمُہٗ اَحْمَدُ کی پیشگوئی

تیسرا سوال آپ کا اسمہ احمد کے متعلق ہے کہ اگر کوئی اس پیشگوئی کو سر سید احمد پر لگائے تو کیا جواب ہوگا سو اس کا جواب یہ ہے کہ وہی جواب ہوگا۔ جو ہر پیشگوئی کے غلط طور پر چسپاں کر دینے پر دیا جاتا ہے یعنی پیشگوئی اپنے ساتھ کچھ دلائل رکھتی ہے۔ اگر وہ دوسرے میں ثابت نہیں ہوتے۔ تو پھر اس پر کون چسپاں کر سکتا ہے۔ اس جگہ پہلے ہی یہ لفظ ہیں مبشراً برسول رسول کا لفظ ہے۔ یعنی خدا نے اسکو بھیجا۔ سید احمد خاں کو کب خدا نے بھیجا وہ تو خود رسالت کے صحیح مفہوم کے بھی منکر تھے پھر اس پیشگوئی میں احمد کے نام میں یہ بتلایا گیا ہے جیسا کہ عربی زبان کا محاورہ ہے۔ العود احمد اور جیسا کہ خود مسیح نے کہا ہے۔ کہ میں دوبارہ آؤنگا یہ بعثت ثانیہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے مگر سید احمد خاں نے کب کسی کی بعثت ثانیہ کا دعوے کیا ہے۔ جب کسی مصلح اور مامور کی پیشگوئی کی جاوے تو اس سے یہ غرض ہوتی ہے۔ کہ لوگ اس کو تسلیم کریں۔ اور اس کے لئے دعوے کی شرط ہوتی ہے۔ پس اگر کوئی شخص اس مفہوم کا دعوے ہی نہیں کرتا۔ گو یہ ضروری نہیں کہ ان الفاظ میں وہ دعوے کرے۔ مگر ان الفاظ کا جو مفہوم ہے۔ اس کے متعلق دعوے ہونا چاہئیے۔ اور جو شخص اس کے مفہوم کا اپنے اوپر اطلاق نہیں کرتا۔ اس پر پیشگوئی کو چسپاں کرنا جہالت ہے پھر اس پیشگوئی میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ

شخص خدا کے متعلق دعویٰ کریگا کہ خدا نے اس کو یہ بات کہی ہے۔ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ الکذب۔ یعنی اس شخص پر الزام لگایا جائیگا کہ وہ خدا پر افترا کرتا ہے۔ سید احمدؐ خان نے اجتہاد تو کیا ہے۔ مگر خدا کی طرف کوئی بات منسوب نہیں کی۔ وہ تو پہلے نبیوں کے الہام کے بھی منکر تھے۔ نیا الہام کہاں سے پیش کرتے۔ پھر آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا اس کو مٹانا چاہیگی۔ لیکن خدا تعالیٰ اس بات کا اظہار کریگا۔ کہ میں اس کے کام کو اور طریق کو دُنیا میں پھیلانا چاہتا ہوں۔ اور وہ ایسا کرکے رہے گا۔ یہ بات سر سید احمدؐ میں کہاں پائی جاتی ہے۔ ہاں یہ الہام حضرت صاحب کو ہوا۔ اور آپ نے اُس وقت دنیا میں اس کو شایع کیا۔ جبکہ ایک آدمی بھی آپ کو ماننے والا نہ تھا۔ اور پھر باوجود اس کے کہ ساری دُنیا مخالفت پر کھڑی ہو گئی۔ خدا نے آپ کو عزت دی۔ اور لاکھوں آدمیوں کو آپ کا پیرو بنایا۔ پھر صرف یہی نہیں کہ آپ نے ترقی کی۔ بلکہ ان خیالات کو لیکر ترقی کی۔ جو پرانے لوگوں اور یورپ۔ کے خلاف ہیں۔ اگر وہ خیالات اس وقت یورپین خیالات کے مطابق ہوتے اور تعلیم یافتہ لوگوں میں پھیل جاتے۔ تب بھی کہا جا سکتا تھا کہ ان کے خیالات چونکہ زمانہ کے خیالات کے مطابق تھے۔ اس لیے ان کو قبول کر لیا گیا۔ اور اگر وہ پُرانے لوگوں کے خیالات کے طریق پر ہوتے اور اس قسم کے لوگ ان کو مان لیتے۔ تب بھی کہا جا سکتا تھا کہ زمانہ کے اثر کے نیچے آکر ان کو قبول کر لیا گیا۔ لیکن ایک طرف اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پُرانے خیالات کا نہایت سختی سے قلع قمع کیا تو دوسری طرف جدید فلسفہ اور جدید خیالات کو بھی بڑی شدت سے ردّ کیا ہے پس کوئی شخص بھی ایسا نہیں تھا۔ جو آپ کے خیالات سے ہمدردی رکھتا ہو۔ مگر باوجود اس کے آپ نے کامیابی حاصل کی۔ اور باوجود لوگوں کے انکار و اصرار کے خدا نے آپ کے نور کا اتمام کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ٭

اس رسول کو اس غرض سے مبعوث کریگا کہ اسلام کو اس کے ذریعہ سے غالب کرے۔ اور تمام ادیان کو اسی کے سلسلہ کے ذریعہ سے شکست دیگا۔ کیا سید احمد خان کے متبع اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ یا کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے۔ کہ اس نے اسلام کو غالب کر دیا ہے۔ وہ ایک ہی شخص اور ایک ہی شخص ہے۔ جس سے دلائل کے ساتھ اسلام کو غلبہ ملا ہے۔ اور مل رہا ہے اور ملتا چلا جائیگا۔ اور وہ احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے متبع ہیں۔ آریہ مذہب کا ہندوستان میں کس جماعت نے ناطقہ بند کیا۔ عیسائیوں کو ہر میدان میں کس نے شکست دی۔ اور کونسی جماعت ہے۔ جس کے چھوٹے سے فرد کے سامنے بڑے سے بڑا پادری آتے ہوئے گھبراتا ہے۔ وہ کونسی جماعت ہے جو بادشاہوں سے لیکر رعایا تک ہر ایک کو تبلیغ کرتی ہے۔ وہ کونسی جماعت ہے۔ جس کے مشنری دنیا کے چاروں گوشوں میں پھیل گئے ہیں۔ اور لوگوں کو اسلام کی طرف لا رہے ہیں۔ اور ان کو محمد رسول اللہؐ کا والا و شیدا بنا رہے ہیں۔ جو کہ اس جماعت کی تبلیغ سے پہلے آپ کا نام تک سُننا گوارا نہ کرتے تھے۔ اور آپ کو گالیاں دینا نہایت اچھا فعل خیال کرتے تھے۔ کیا ان باتوں میں سے سید احمد خان میں کوئی بھی پائی جاتی ہے۔ اگر باوجود ان باتوں کے نہ پائے جانیکے کوئی شخص اس پیشگوئی کو اس پر چسپاں کریگا۔ تو دنیا میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو دن کو رات اور رات کو دن کہدیتے ہیں۔ ان کا کوئی علاج نہیں ہے۔ مگر ان کی کوششیں آخر اکارت جاتی ہیں۔ وہ اپنی آنکھوں سے اپنی ناکامی و نامرادی کو دیکھ لیتے ہیں ٭

حافظ جماعت علی شاہ صاحب کے مقابلہ میں ایک ادنیٰ احمدی

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ کیا حضرت مرزا صاحب نے حافظ جماعت علی کی دُعا سے وفات پائی تھی۔ اس کے متعلق حضور نے لکھوایا:۔

جماعت علی شاہ صاحب کی دُعا سے حضرت مرزا صاحب کا وفات پانا تو بڑی بات ہے۔ میں تو یہ یقین رکھتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کے ادنےٰ مُرید کے مقابلہ میں بھی اس کی دُعا اس کے مُنہ پر ماری جائے۔ اور ردّ کر دی جائے۔ ہم نے ہمیشہ دُعا کے متعلق چیلنج دیا ہے۔ جماعت علی شاہ کو اس کے متعلق کیا پتہ نہیں اگر اس میں کوئی طاقت اور ہمت ہے۔ تو وہ اعلان کرے۔ اور مقابلہ پر کھڑا ہو۔ دنیا کو خود معلوم ہو جائیگا۔ کہ کس کا خدا کے ساتھ تعلق ہے ٭

ہندوؤں سے چھوت

ایک صاحب نے پُوچھا۔ جو شخص ہندوؤں سے چھوت چھات نہ کرے۔ اس کے متعلق کیا ارشاد ہے۔ حضور نے لکھوایا:۔

چھُوت کوئی مذہبی امر نہیں۔ صرف مشرکوں سے چھُوت کرنے کا ہی اسلام نے حکم دیا ہے۔ اور کسی سے کرنے کا حکم نہیں دیا۔ یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ اور اس وقت چونکہ اسلام کے بعض فریق اس سے [illegible] ہیں۔ اس لیے ہر شخص جو اسلام اور مسلمانوں کا درد رکھتا ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ پر عمل کرے۔ جب تک کہ وہ اپنے قومی مفاد کو حاصل نہ کر لیوے۔ اور جب تک کہ ہندو لوگ اپنے رویہ کو بدل نہ لیویں ٭

لیکن اگر کوئی شخص اپنی نادانی کی وجہ سے اس مسئلہ کو نہیں سمجھتا۔ تو ہم اس کو جاہل اور بے وقوف تو کہیں گے۔ مگر وہ بے دین نہیں کہلائیگا۔ کیونکہ یہ دینی مسئلہ نہیں ٭

(ایڈیٹر) افسوس ہے کہ ابھی تک تمام احمدیوں نے بھی اس بات پر پوری پابندی کے ساتھ عمل کرنا شروع نہیں کیا۔ کجا یہ کہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس کا پابند بنائیں ٭

سکرٹریان تعلیم وتربیت کیلئے ایک سبق

اَلْمُسْلِمُ مِرْآۃُ الْمُسْلِمِ

مُسلمان مُسلمان کا آئینہ ہے۔

یہ ایک حدیث ہے۔ اور اس کا مطلب بالکل واضح ہے کہ ایک مُسلمان دوسرے مُسلمان کے لئے آئینے کا کام دیتا ہے۔ آئینہ کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ چہرے کے خط و خال ہُو بہو انسان کے سامنے عیاں کر دیتا ہے اور اگر چہرے پر کوئی بدنما داغ دھبہ ہو تو وہ بھی دکھلا دیتا ہے۔ جسے دیکھنے والا خود بخود دُور کر دیتا ہے۔ ایسا ہی مسلم کو اپنے بھائی کے لئے ایک صاف شفاف آئینے کی طرح ہونا چاہیئے۔ جس کے ذریعہ سے وہ اپنے آپ کو دیکھ لے۔ اور اگر کوئی عیب ہو۔ تو وہ اُسے دور کرے ۞

سکرٹریان تعلیم و تربیت کا ایک کام تو یہ ہے کہ وہ احباب جماعت کو علم سکھائیں۔ اور دوسرا یہ کہ وہ علم ایسا ہو۔ جو ان کی تہذیب نفس کا باعث ہو۔ مگر وہ [illegible] خوبی کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں جبکہ وہ اپنے آپ کو مذکورہ بالا حدیث کا مصداق بنائیں یعنے اپنے اندر وہ جلی اور صفائی پیدا کریں۔ جو دوسروں کیلئے نور کا کام دے۔ اور وہ اس کے ذریعہ سے اپنی کمزوریوں کو دیکھیں۔ اور ان کو دُور کر دیں ۞

اگر ایک شخص بد اخلاقی سے دوسرے کے ساتھ پیش آتا ہے۔ اور دوسرا اس کی بد اخلاقی کے مقابل میں اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھلاتا ہے۔ صبر و تحمل و عفو اور احسان سے کام لیتا ہے۔ تو یقیناً بد اخلاق شخص اپنی کمزوری کو محسوس کریگا۔ بلکہ وہ دیکھ لیگا کہ میں کس گھٹے پانی میں کھڑا ہوں۔ اور میرا بھائی کس اعلیٰ مقام پر ہے۔ وہ اس کے اعلیٰ اخلاق کے پرتو سے اپنی بد اخلاقی سے خود بخود شرمندہ اور نادم ہو گا۔ اور اس طرح اس کو موقعہ ملیگا کہ وہ اپنی اس کمزوری کو دور کرے۔ یہ مطلب ہے اس حدیث کا کہ ایک مسلمان دوسرے مُسلمان کے لئے آئینہ ہے ۞

برادران! جب تک خود نفس میں کدورت ہوتی ہو۔ اور اس پر زنگ چڑھا ہوتا ہے۔ اس وقت تک انسان کبھی دوسرے کے لئے آئینہ کا کام نہیں دے سکتا۔ حدیث شریف کا جہاں یہ مطلب ہے کہ مسلم اپنی اصلاحی طبیعت کے اعتبار سے دوسرے مُسلمان کے لئے بطور آئینہ کے ہوتا ہے۔ وہاں اس کے معنے بالطبع یہ بھی ہیں کہ اس کا نفس تمام قسم کی کدورتوں سے بالکل پاک و صاف ہوتا ہے۔ اور نیز جس طرح آئینہ کسی داغدار چہرے سے خود مکدر اور دھندلا نہیں ہو جایا کرتا۔ اسی طرح ایک مُسلم دوسروں کی اخلاقی کمزوریوں کو دیکھ کر خود کمزوری نہیں دکھلانا شروع کر دیتا۔ بلکہ اس کا اندرونہ ویسے کا ویسا مُصفّٰے رہتا ہے۔ اور جب کبھی کسی کو اس سے واسطہ پڑتا ہے۔ تو وہ یہ نہیں کہتا کہ اس کا سینہ میلا ہے۔ کینے اور غصے سے بھرا ہوا ہے۔ بلکہ اسے اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ اس کا دل بالکل صاف ہے اسمیں کوئی کدورت نہیں۔ یہ مطلب ہے۔ ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ان مقدس کلمات کا ۞

بہت سے لوگ ہیں۔ جو کسی اصلاح کا بیڑہ اٹھاتے ہیں۔ مگر جلدی ہی اُکتا جاتے ہیں۔ اور اگر کسی سے معمولی سی بھی بد اخلاقی یا کوتاہی کا اظہار ہو تو نہ صرف اس کو بلکہ ساری جماعت کو بدنام کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اصلاح کو مفت میں مُصیبت میں پڑنے کے برابر سمجھ لیتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی کم ظرفی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور اس حدیث کے مفہوم کے مطابق نہیں اُترتے۔ آئینہ خواہ کتنا ہی کیوں چھوٹا ہو۔ مگر اس کا ظرف اتنا وسیع ہوتا ہے کہ زمین و آسمان کو بھی اپنے اندر سمیٹ لیتا ہو چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی اس کے اندر منعکس ہوتی ہے اور بڑی سے بڑی بھی۔ خوبصورت سے خوبصورت چہرہ بھی اس کے اندر نظر آتا ہے۔ اور بد صورت سے بد صورت مُنہ بھی۔ یہ نہیں ہوتا کہ ایک کو رد کرے اور دوسرے کو لے لے۔ پس مُسلم بھی ایک وسیع الظرف آئینہ کی طرح ہوتا ہے۔ اور جب وہ اپنوں کی اصلاح کا بیڑا اُٹھاتا ہے تو پھر یہ نہیں ہوتا کہ اپنوں کو ہی باہر پھینکنا شروع کر دے۔ بلکہ وہ کشادہ سینے سے اور بڑے تحمل اور بردباری سے باوجود دوسروں کی کمزوریوں اور نقائص کے ان کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہے۔ اور ان کی اصلاح ایسے طریق سے کرتا ہے کہ انہیں اس سے دُکھ محسوس نہیں ہوتا ۞

کیا وجہ ہے کہ جب ہم آئینہ میں اپنے چہرے پر داغ دیکھتے ہیں۔ تو آئینہ کو نہیں کوستے۔ بلکہ خوشی اور اطمینان کے ساتھ اس داغ کو دور کر دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آئینہ ہمارے عیبوں کو دکھلا کر ہم سے نفرت کا اظہار نہیں کرنا شروع کر دیتا۔ بلکہ بغیر کسی قسم کے تاثر کے اس عیب کو سربستہ راز کی طرح نہایت ہی سکون کے ساتھ ہمارے سامنے رکھ دیتا ہے۔ اور ہم آسانی سے اُسے دور کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ بھی بعض سکرٹریان تعلیم و تربیت کی طرح واویلا کرنا شروع کر دیتا۔ اور بعض طعن سے ہمارے دلوں کو دُکھ دیتا تو ہم بھی اس آئینے سے اسی طرح بھاگتے۔ جس طرح آئے دن بعض سکرٹریان تعلیم و تربیت شکایات کرتے رہتے ہیں۔ کہ فلاں ان سے گالیاں دیتے ہوئے بھاگا اور فلاں نے ان کے ساتھ یہ سلوک کیا ۞

اَلْمُسْلِمُ مِرْآۃُ الْمُسْلِمِ کے معنے ہی یہ ہیں کہ مُسلمان اپنے بھائی کے عیبوں اور خوبیوں کو ان کے سامنے اس طریق سے رکھتا ہے کہ وہ نہ اپنے عیب کے دیکھنے سے دُکھ محسوس کرتا ہے۔ اور نہ خوبی کو دیکھ کر اِتراتا ہے۔ اور اس طرح خوبی کو بدنما بنا دیتا ہے۔ اور موجودہ عیب کے ساتھ ایک اور عیب کی ایزادی کر دیتا ہے۔

مَیں نے جب کبھی اس حدیث کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کسی کے نقص کو دُور کرنے کا قصد کیا ہے۔ اور ساتھ درد دل سے اس کے لئے دُعا کی ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ میں کبھی ناکام ہُوا ہوں۔ مگر جب میں نے اس اصل کو بھلا دیا ہے۔ بہت ہی کم ہُوا ہے کہ

کامیاب ہوا ہوں۔ اور اگر کوئی کامیابی ہوئی بھی ہے۔ تو یقیناً میری وجہ سے نہیں۔ بلکہ کسی اور سبب سے ہ

غرض یہ ایک پہلا سبق ہے۔ جو اپنے وعدے کے مطابق میں سکرٹریان تعلیم و تربیت کے سامنے رکھتا ہوں۔ اور ان سے التماس و درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں دُعا مانگتے ہوئے سلسلہ تدریس شروع کر دیں۔ اور اپنے آپ کو بلکہ ہر ایک مسلم بھائی کو اس حدیث شریف کا ایک دوسرے کے لئے مصداق بنائیں ہ

اس وقت تک ۳۸ درس گاہیں قائم ہو چکی ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود کی کتابوں اور قرآن مجید کا درس باری باری جاری ہو گیا ہے۔ اور پچیس ۲۵ احباب نے گذشتہ ہفتہ میں معذرت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ وہ باقاعدہ سلسلہ تدریس شروع کر دینگے۔ ان سے میری دوبارہ درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے وعدے کو پورا کریں۔ اور حضرت اقدس کی کتابوں میں سے پہلے کشتیٔ نوح کو اور پھر لیکچر لاہور کو ختم کریں۔ اور ان کتابوں کو کم از کم سہ بار دہرائیں اس کے بعد میں دوسری کتابیں مقرر کر دونگا۔

وما توفیقی اِلّا باللہ العلی العظیم ہ

زین العابدین ولی اللہ شاہ۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

وید اور قرآن کریم کا مقابلہ

اس نام کا ایک ۴۵ صفحہ کا رسالہ کارپردازان دارالاشاعت تبلیغ لاہور نے شائع کیا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریریں آریہ دھرم کے بنیادی مسائل کے متعلق درج ہیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی تحریر میں جو زور اور اثر بخشا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ اسی رسالہ کا ذکر کرتا ہوا معزز معاصر زمیندار (۱۲ ستمبر) لکھتا ہے۔ "مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بعض عقائد و دعاوی سے اختلاف دوسری چیز ہے۔ لیکن اس امر کا اعتراف ہر شخص کو کرنا پڑیگا کہ ہندو اور عیسائی مذہبوں کا مقابلہ مرزا صاحب نے نہایت قابلیت کے ساتھ کیا"۔

ضلع فرخ آباد میں آریوں کی ناکامی

دو گھروں نے جنیو توڑ ڈالے

ابھی چند دن ہوئے ہیں کہ میں نے جے سنگھا پور کی اشدھی کی حقیقت کو آشکار کیا تھا۔ کہ کس طرح سے آریوں نے وہاں زبردستی کام لیا ہے۔ اور باوجود پوری جدّ و جہد کے صرف سات مردوں کو بہکا سکے۔ آج میں آریوں کی ایک اور ناکامی کو ظاہر کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ علاول پور کی شدھی کے متعلق۔ یہ تو سب کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ وہاں پر کتنے آدمی اشدھ ہوئے۔ اور کس طرح چار آدمیوں نے ہون کنڈ سے بھاگ کر اشدھی کو نفرت کی ٹھوکر سے ٹھکرا دیا۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو ضلع فرخ آباد میں آریوں کو سب سے زیادہ موضع علاول پور پر ہی ناز تھا۔ اور اسپر اکڑے پھرتے تھے اور خیال کرتے تھے۔ کہ علاول پور کے اشدھ ہونے پر تمام ضلع اشدھ ہو جائیگا۔ مگر حالات نے آریوں کو بتا دیا۔ کہ خیال خام تھا۔ یہ ایک امید موہوم تھی احمدی مبلغوں کی کوششوں نے علاول پور کی اشدھی کا دیگر دیہات پر ذرا بھی اثر نہ ہونے دیا۔ مگر احباب یہ بات سُنکر اور بھی خوش ہونگے۔ کہ علاول پور میں ہی دو گھروں نے جنیو توڑ ڈالے۔ اور وہ شدھی سے اس طرح بیزار ہو گئے۔ جس طرح ایک پوتر منش گندگی اور غلاظت سے۔ ان گھروں میں سے وصال خان۔ بنو خان۔ عبداللہ خان سرکردہ آدمی ہیں۔ ابھی آریوں کی علاول پور کی اشدھی کے متعلق خوشیاں ختم بھی نہ ہوئی تھیں۔ ابھی آریہ لوگ علاول پور کی اشدھی کا راگ گا ہی رہے تھے کہ اشدھی ٹوٹنی بھی شروع ہو گئی۔ گویا سر منڈاتے ہی اولے پڑنے شروع ہو گئے۔ علاول پور جیسے گاؤں میں لوگوں کا جنیو توڑنا اس بات کی گواہی ہے کہ ہمارے احمدی مبلغ ڈاکٹر نور الدین صاحب بھیروی مجاہد کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ جنہیں دکھ دئے گئے۔ مارنے کی دھمکیاں دی گئیں۔ رہنے کے لئے ٹھکانہ نہ ملا اگر ملا بھی تو وہاں سے نکلوا دیا گیا۔ یہ سب باتیں جن کا اثر آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ الحمد للہ۔ علاول پور میں جنیو ٹوٹنے شروع ہو گئے۔ ابھی آگے آگے دیکھئے ہوتا کیا ہے ہ فقط

خاکسار

محمد شفیع اسلم۔ انسپکٹر حلقہ مبلغین احمدیہ ضلع فرخ آباد

مولوی عبد العزیز صاحب اہلحدیث کا چیلنج منظور

کانفرنس اہل حدیث دہلی کی طرف سے ایک وفد عرصہ سے اٹاوہ میں آیا ہوا ہے۔ اسکی آمد کے وقت مشہور ہوا تھا کہ آریوں کے فساد کے انسداد کیلئے آیا ہے مگر اب تک شہر والوں کو یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ اٹاوہ میں اس وفد نے آریوں کے مقابلہ میں کیا کام کیا۔ ہاں اس بات کا چرچا بار ہا سنا گیا کہ اہلحدیث مولوی صاحبان نے کبھی شیعوں کے خلاف گلفشانی فرمائی۔ کبھی حنفیوں پر بوچھاڑ کی ٹھہرائی لیکن احمدیوں کے خلاف روزانہ بلکہ اُٹھتے بیٹھتے تبرا بازی کو تو انہوں نے اپنا ورد بنا رکھا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس وفد کی آمد سے مقصود بالذات صرف احمدیت کی مخالفت ہے اور بس۔ چنانچہ ایک مرتبہ مولوی عبد العزیز صاحب اہلحدیث ممبر وفد مذکور نے شیخ محمد صدیق صاحب اہلحدیث کے ہاتھ تین سوالات تحریری متعلق حیات و ممات مسیح میرے پاس بھیجے۔ مگر چونکہ مولوی صاحب کے دستخط اس تحریر پر نہ تھے۔ میں نے شیخ صاحب موصوف سے کہا کہ مولوی صاحب کے دستخط کرا لاؤ۔ اسکے بعد سوالوں کے جواب لکھ دئے جائینگے لیکن مولوی صاحب نے دستخط ثبت کرنے سے انکار کیا۔ اور وہ پرچہ اپنے پاس رکھ لیا۔ بعد ازاں جلسوں میں انہوں نے احمدیت کے خلاف علانیہ وعظ کہنا شروع کیا۔ اور ایک جلسہ میں احمدیوں کو مباحثہ کیلئے چیلنج بھی دیا۔ لہذا مجبوراً اس تحریر کے ذریعہ شایع کیا جاتا ہے کہ مولوی عبد العزیز صاحب اہلحدیث کا چیلنج منظور ہے۔ مباحثہ تحریری ہو گا۔ مولوی صاحب کو چاہیئے کہ شرائط مباحثہ بتراضی طرفین جلد طے کریں تاکہ مباحثہ میں دیر نہ ہو۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

ازیکم اکتوبر ۱۹۲۳ء تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۳ء نارتھ ویسٹرن ریلوے لائن پر بہ تقریب تعطیلات درگا پوجا جو عنقریب آنے والی ہیں۔ ایسے فاصلوں کے لئے جو ایک سو میل سے اوپر ہوں۔ ذیل کی شرحوں کے مطابق واپسی کی ٹکٹیں جاری کی جاوینگی۔

فسٹ اور سکنڈ کلاس کی ٹکٹیں ۱½ کرایہ پر
انٹر کلاس کی ٹکٹیں ۱⅓ کرایہ پر

جس تاریخ سے ٹکٹ خریدی جائیگی اس سے ۳۰ دن کے اندر ہی اندر واپسی کا سفر مکمل ہو جائیگا

دستخط
ڈی۔ ایچ۔ بوتھ
ٹریفک منیجر

دفتر صاحب ٹریفک منیجر
لاہور
۱۰ ستمبر ۱۹۲۳ء

بے روزگاروں اور کم آمدنی والوں کو

خصوصاً اور دیگر اشخاص کو عموماً یہ معلوم کر کے کسقدر خوشی اور مسرت حاصل ہوگی۔ کہ ہم نے عام فہم نہایت آسان وہ طبی انمول جواہرات جو نہایت محنت اور دماغ سوزی سے تجویز کئے ہوئے اور سالہا سال کے تجربات سے مفید ثابت ہو چکے ہیں۔ محض اپنے بھائیوں کی بہبودی کی خاطر

مجربات منظور

کے نام سے عام کر دیا ہے۔ علاوہ طبی مجربات کے بعض خاص خاص مفید اور قیمتی دستکاریاں بھی ظاہر کی گئی ہیں جو سینکڑوں روپیہ لیکر بھی صحیح طور پر کوئی نہیں بتلاتا۔ اور ہم چونکہ سوائے خدا کے کسی کو اپنا رازق نہیں سمجھتے اس لئے بلا کم و کاست وہ باتیں جو بیسیوں روپے اور اپنی نہایت قیمتی اوقات خرچ کر کے حاصل کی تھیں۔ بلا بخل ظاہر کر دی ہیں۔ اگر کوئی ان مجربات میں سے ایک بات بھی غلط ثابت کر دے تو ہم اسے شرعی اور قانونی طور پر

یکصد روپیہ انعام

دینے کیلئے تیار ہیں۔ اس سے زیادہ ہم آپکا اعتبار جمانے کیلئے اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔ فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا آپکے اختیار میں ہے۔ بے روزگار اس کے ایک ایک نسخہ سے سینکڑوں روپے پیدا کر سکتے ہیں۔ کم آمدنی والے اپنی آمدنی بڑھا سکتے ہیں۔ اور عام لوگ اپنی پسینے کی کمائی کو معمولی معمولی باتوں پر خرچ کرنے سے بچا سکتے ہیں ہمیں زیادہ تعریفی الفاظ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اپنی محنت اور جانفشانی اور اس فراخ حوصلگی کو احباب کی قدردانی پر چھوڑتے ہیں۔ فضول خط و کتابت کا جواب نہ دیا جائیگا۔ وی پی نہ ہوگا۔ فی الحال صرف ایک ہزار درخواست منظور کی جائیگی۔ خواہشمند احباب صرف پانچ روپیہ بذریعہ منی آرڈر پتہ ذیل پر بھیجکر منگوالیں۔ مبارک اور خوش قسمت ہوں گے وہ جو اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائینگے۔ ڈاکٹر منظور احمد احمدی مالک شفاخانہ دلپذیر سلانوالی لائین سرگودھا

میرٹھ ⁴⁄₂

کی مشہور مقراض - صابون - ٹوپیاں - بوٹ شوز فیکٹری کے طیار شدہ مثل ولایتی کے ہم سے خرید کر فائدہ اٹھائیے - تاجروں کو کمیشن بھی دیا جائیگا - بندوق - رائفل سامان شکار بھی ہماری معرفت ارزاں اور قابل اطمینان خرید کیا جا سکتا ہے ؂

منیجر احمدی کمرشیل ہاؤس خیر نگر میرٹھ

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد ⁴⁄₄

میری جدید لاجواب تصنیف "ست اپدیش" کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فرماتے ہیں - میں نے یہ کتاب پڑھی مجھے بہت ہی پسند آئی - اور اس کے ختم ہونے پر قلب میں نہایت ہی مسرت پیدا ہوئی - ختم کرتے کرتے انسان کو یقین ہو جاتا ہے کہ باوا نانک صاحب ضرور مسلمان تھے - اور دل اس امر پر مطمئن ہو جاتا ہے - کہ یہ ایک زیر بحث مسئلہ نہیں - بلکہ ثابت شدہ حقیقت ہے - میں امید کرتا ہوں ہماری جماعت اس سے خود بھی فائدہ اٹھائیگی اور کثرت سے خرید کر دوسروں میں تقسیم کریگی - دس کتابیں میری طرف سے سکھوں میں تقسیم کر دیں - اور قیمت مجھ سے وصول کریں ؂

قیمت ۸/ ملنے کا پتہ: - منیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

پیٹ کی جھاڑو ²¹⁄₂₄

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بتایا ہوا جو امراض شکم خاصکر قبض کیلئے بہت مفید ہے - آپ نے فرمایا کہ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے - آپ کے والد صاحب نے اس نسخہ کو ۷۰ برس کی عمر تک استعمال کیا - اور قبض و پیٹ کی صفائی کیلئے بہت مفید پایا - اس لئے کم از کم اسکی ایکقدر گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں - تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں - صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت ہمراہ نیم گرم پانی یا دودھ استعمال فرمالیں - انشاء اللہ صبح کو قبض رفع ہو جائیگی قیمت فی صد ۱۲/ محصولڈاک ۴/ علاوہ

عزیز ہوٹل قادیان

تریاق چشم اور سارٹیفکٹ

نمبر ۱: - نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکٹ سول سرجن صاحب (انگریز) گجرات (پنجاب)
میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ نے تیار کیا ہے - استعمال کیا ہے - اپنے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا - میں نسخہ مذکور کو آنکھ کی بیماریوں بالخصوص کُکروں میں نہایت مفید پایا ہے - جیسا کہ دیگر سارٹیفکٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے -

نمبر ۲: - شیخ نور الہٰی صاحب ایم - اے - آئی - ایس انسپکٹر آف سکولز ڈویژن ملتان تحریر فرماتے ہیں -

مکرم بندہ تسلیم

تریاق چشم واقعی مفید ثابت ہوا ہے -

نمبر ۳: - اخبار ذوالفقار (شیعہ) لاہور بعنوان "تنقید"

یہ ایک پوڈر ہے جو ہمارے دفتر میں بغرض تنقید جناب مرزا حاکم بیگ صاحب گڑھی شاہدولہ گجرات پنجاب نے بھیجا ہے - اسکو ہم نے اپنی خاندانی ممبروں پر استعمال کیا میرے لڑکے کی ایام گرمیوں سے آشوب کیوجہ سے ککرے پڑ گئے تھے جسکی عمر ۵ سال کی ہے - تین یوم کے استعمال سے بالکل صحت ہو گئی - ایک اور بچہ کو عرصہ ۴ ماہ سے آشوب چشم تھا - ڈاکٹری اور یونانی علاج سے آرام ہو جاتا تھا - مگر پانچ چھ یوم کے بعد پھر وہی صورت ہو جاتی تھی - ایک ڈاکٹر کی رائے تھی کہ ککروں کا اپریشن کیا جاویگا - مگر تریاق چشم کے استعمال سے آج اس کی آنکھیں بالکل تندرست ہیں - ہم نے اپنی تندرست آنکھوں میں ایک ایک سلائی لگائی جس نے نظر کو بہت فائدہ کیا - درحقیقت یہ دوا نہیں ہے - بلکہ کسی بزرگ کی دعا ہے جو تیر بہدف کا کام دیتی ہے - ناظرین اسکو منگا کر ضرور استعمال کریں - ہمارے خیال میں اس تریاق چشم کے مقابلہ میں زود اثر آنکھوں کی بیماریوں کیواسطے اور کوئی دوا نہیں ہے جو بے ضرر اور فائدہ مند ہو سکے اس کے فوائد کے مقابلہ میں قیمت ۵/ فی تولہ کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے - اسکی ہر گھر میں رہنے کی ضرورت ہے - بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس تریاق چشم سے فائدہ نہ اٹھائیں - قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچروپیہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ ۱۰/ ربعہ خریدار ہوگا - المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات گڑھی شاہدولہ

قادیان میں مکان بنانیوالوں کو مژدہ

ہم نے الفضل کے گزشتہ مختلف نمبروں میں احمدی احباب کی اطلاع کیلئے شائع کیا تھا - کہ جو احباب قادیان میں مکان بنانے کیلئے زمین لے چکے ہیں - مگر عدم فرصتی یا عدم واقفیت یا اور کسی وجہ سے خود مکان نہ بنا سکتے ہوں وہ مولوی فضل الہٰی صاحب ساکن سرگودھا حال مہاجر قادیان کی خدمت سے فائدہ اٹھا کر بطور کمیشن ایجنٹ وغیرہ اپنا مکان تعمیر کرالیں - ہمارے اس اعلان کے بعد بعض احباب نے مولوی صاحب مذکور کی خدمات سے فائدہ اٹھایا اور جب انہوں نے دیکھا کہ مولوی صاحب نے نہایت ہمدردی اور محنت اور دیانتداری سے بہت کم خرچ میں عمدہ مکان بنوا دیا تو انہوں نے خوشنودی کے سرٹیفکیٹ بھی دئے - جو کہ بعض الفضل میں شائع کردئے گئے اور ایک سرٹیفکیٹ مندرجہ ذیل ہے - امید ہے کہ باقی احباب جو مکان بنانے کے خواہشمند ہیں - ان کی اطلاع کیلئے اعلان شائع کیا جاتا ہے - کہ وہ بھی مولوی صاحب کی خدمات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں - احباب خود سرٹیفکیٹ دہندوں سے بھی دریافت کر سکتے ہیں -

سید محمد اسحٰق مولوی فاضل افسر لنگر خانہ پروفیسر احمدیہ کالج قادیان سید محمد سرور شاہ صاحب سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان -

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مولوی فضل الہٰی صاحب نے میں نے اخی مکرمی میاں میراں بخش صاحب کا مکان تیار کروایا ہے - عمارت کے کام کی انکو بہت اچھی سمجھ ہے - کام نہایت محنت اور جانفشانی کیساتھ کرایا اور بڑی خوبی ان میں یہ پائی گئی ہے - کہ کام نہایت دیانتداری کیساتھ کیا ہے - میں ان کو بڑی بڑی رقوم پیشگی دیتا رہا جو دیانتداری کیساتھ خرچ کی گئیں - جن احباب کو یہاں مکان بنوانا ہو اگر وہ ان کی معرفت بنوائیں تو انشاء اللہ نہایت مفید ثابت ہوں گے - فقط - دستخط

مرزا محمد اشرف محاسب صدر انجمن نظارت بیت المال قادیان

مختصر تازہ خبریں

—— سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون صدر خلافت کمیٹی صوبہ سندھ صوبہ بمبئی کی کونسل کے انتخاب کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔

—— مہاراجہ جیند اور مہاراجہ دربھنگہ نے ... کے جاپانی ریلیف فنڈ میں دس دس ہزار روپیہ دیا ہے۔

—— جاپان کے صرف یوکوہاما شہر میں پچاس سے زیادہ سندھی کارخانے تھے۔ جن کے عملہ میں ۷۵ سندھی کام کرتے تھے۔ ان میں سے ۲۷ کا کوئی پتہ نہیں۔

—— ۱۰ ستمبر کو بنگال اور آسام میں زلزلہ آیا میمن سنگھ میں متعدد عمارتیں گر پڑی ہیں۔ ایک سکول اور کالج کی عمارتیں مسمار ہوگئیں۔ کالج کے دارالتجارت میں آگ لگ گئی۔ اگرا تلہ میں دو منٹ تک زلزلہ جاری رہا۔ ڈھاکہ میں بھی متعدد عمارتیں گر گئیں۔ برہمو سماج کی مرکزی عمارت تباہ ہوگئی۔ گوہاٹی میں کالج تباہ ہوگیا۔ اور اکثر عمارتوں میں شگاف آگئے۔

—— امریکہ کے سات تباہ کن جہاز جو سان فرانسکو سے سینٹ یاگو جارہے تھے۔ کہر کی وجہ سے چٹان سے ٹکرا گئے۔ بہت سا نقصان ہوا۔ بیس آدمی ہلاک ہوگئے۔

—— روما کی اطلاع ہے۔ یونانیوں نے پتراس کے اطالوی قونصل خانہ کو آگ لگادی۔ مگر یونان نے اس کی تردید کردی ہے۔ یونان نے البانیہ کو الٹی میٹم بھیجا ہے۔ جس میں پانچ روز کے اندر اندر اطالوی وفد کے قتل کے ذمہ وار اشخاص کو حوالے کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

—— بحرالکاہل کا ڈاک کا جہاز چٹان سے ٹکرا کر غرق ہوگیا۔ اس پر پچیس لاکھ پونڈ کی چاندی تھی۔ —— سر پرسی کاکس عراق کے کمشنر اعلیٰ مقرر ہوئے ہیں۔

—— اطالیہ کے ایک وفد کے قتل کرنے پر یونان اور اطالیہ میں جو ناچاقی پیدا ہوگئی تھی۔ اور جس کی وجہ سے اٹلی نے یونان کے جزیرہ کارفو وغیرہ پر قبضہ کرلیا تھا۔ اس بارے میں سفرا کی کانفرنس نے حسب ذیل فیصلہ دیا ہے۔ (۱) یونان کا اعلیٰ فوجی افسر اتحادیوں کے سفرا مقیم ایتھنز سے معافی مانگے۔ (۲) مقتولین کے اعزاز میں ایتھنز کے گرجا میں دعا مانگی جائے۔ اس وقت یونانی گورنمنٹ کے جملہ ارکان حاضر ہوں (۳) تجہیز و تکفین کے دن اتحادی جہازوں پر سوار ہو کر آئیں گے۔ سب سے آگے اٹلی کا بیڑا ہوگا۔ یونان کو اطالوی۔ فرانسیسی اور برطانوی جھنڈوں کی علیحدہ علیحدہ ۲۱ توپوں سے سلامی کرنی ہوگی۔ (۴) مقتولوں کی لاشیں جب جہاز پر رکھی جائیں۔ تو یونان ان کا فوجی طور پر احترام کرے (۵) گورنمنٹ یونان مجرموں کو پکڑ کر سزا دے۔ (۶) گورنمنٹ یونان تاوان کے طور پر وہ رقم داخل کریگی جو بین الاقوامی عدالت قرار دیگی گورنمنٹ یونان فوراً ضمانت کے طور پر سوس بنک میں ۵۰ لاکھ اطالوی لائیر جمع کرائے۔ ان شرائط کو یونان نے مان لیا ہے۔

—— جب سے جاپان میں تباہ کن زلزلہ آیا ہے آریہ اخبار ملاپ جاپان کے لوگوں کا ذکر "جاپانی ہندو" کے الفاظ سے کر رہا ہے۔ زلزلہ نے جاپان کو تو تباہ کردیا۔ مگر آریوں کو خوش ہونا چاہیئے کہ ان کی لئے جاپانی ہندو پیدا کر گیا۔

—— ڈاکٹر کچلو پر مسجد وزیر خاں لاہور کے امام نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ جس پر سنہری مسجد اور بادشاہی مسجد کے اماموں نے بھی دستخط کردیئے ہیں۔

—— لالہ ہرکشن لال وزیر زراعت پنجاب مستعفی ہوگئے۔

—— جاپان ریلیف فنڈ میں ۱۳ ستمبر کو دو لاکھ روپیہ فراہم ہوا۔

—— مسٹر قادری جو صوبہ متحدہ کے مشہور بیرسٹر تھے۔ اور مقدمہ چورا چوری میں حکومت کی طرف سے پیروکار تھے۔ ۹ ستمبر بوقت صبح آٹھ بجے اس دنیا سے کوچ کر گئے۔

—— علاقہ ریاست نابھہ میں جن اکالیوں نے مہاراجہ صاحب کی گدی سے علیحدگی کے وقت شور و شر کیا تھا۔ ان پر نابھہ میں مقدمات چل رہے ہیں۔

—— افواہ ہے۔ کہ امسال قیام امن کا تمغہ مسٹر گاندھی کو دیا گیا ہے۔ اور ان کو ۱۸ ستمبر رہا کردیا جائے گا۔

—— شاہ جہان پور میں پانچ دن کے فساد کے بعد جس میں ۲۰۰ آدمی زخمی ہوئے۔ شہر میں امن ہوگیا ہے۔ ۷ ستمبر کو فسطاد ایذ اشخاص گرفتار کئے گئے۔

—— عنقریب سعد زاغلول پاشا واپس اسکندریہ آنے والے ہیں۔ ان کے استقبال کے لئے بڑی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

—— مسٹر راج گوپال آچاریہ پارٹی کے لیڈروں نے اعلان کیا ہے۔ کہ کونسلوں کی مخالف پارٹی داخلہ کے سوال پر صلح کرنے کو تیار ہے۔

—— لالہ لاجپت رائے نے ایک اخباری نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ علماء اسلام کے فتوٰی کی پابندی ممبران کانگریس پر لازمی نہیں ہے۔

—— دہلی میں مولانا ابوالکلام آزاد اور محمد علی کا جلوس نہیں نکل سکا۔

—— دہلی ۱۱ ستمبر کانگرس کی کانفرنس میں ہندو مسلم نفاق کا سوال پیش ہوا۔ اور اس پر بحث و مباحثہ ہوتا رہا۔ باوجودیکہ دونوں فریقوں کے لیڈروں کے درمیان کل اور آج صبح جماعتی اور سیاسی معاملات پر ابتدائی گفتگو ہوتی رہی۔ مگر کوئی تصفیہ نہیں ہوا

—— دریائے مصطفٰے کے کنارے ترکوں اور یونانیوں میں جنگ ہوگئی۔ چھ مقتول اور متعدد مجروح ہوئے

—— دربھنگہ میں تقریر کرتے ہوئے مہاراجہ دربھنگہ نے کہا۔ کہ میں سنگٹھن کی تحریک کو فروغ دینے کے لئے خود دورہ کروں گا۔

—— جاپان میں [illegible] پھیل گیا ہے۔

(باہتمام شیخ محمد عبدالرحمٰن صاحب ... پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)